روزنامہ
C.P.L 61
ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 26 جولائی 2001ء 4 جمادی الاول 1422 ہجری- 26 وفا 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 167

سورۃ کہف کی فضیلت

حضرت نواس بن سمعانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے جس کا واسطہ دجال سے پڑے وہ اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے- یہ آیات اس کے فتنہ سے بچنے کے لئے تمہیں پناہ مہیا کریں گی-

(ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث 3764)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف ایسا معجزہ ہے کہ نہ وہ اول مثل ہوا اور نہ آخر کبھی ہوگا- اس کے فیوض و برکات کا در ہمیشہ جاری ہے اور وہ ہر زمانہ میں اسی طرح نمایاں اور درخشاں ہے جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تھا- علاوہ اس کے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر شخص کا کلام اس کی ہمت کے موافق ہوتا ہے جس قدر اس کی ہمت اور عزم اور مقاصد عالی ہوں گے اسی پایہ کا وہ کلام ہوگا- اور وحیٔ الٰہی میں بھی یہی رنگ ہوتا ہے- جس شخص کی طرف اس کی وحی آتی ہے جس قدر ہمت بلند رکھنے والا وہ ہوگا اسی پایہ کا کلام اسے ملے گا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت واستعداد اور عزم کا دائرہ چونکہ بہت ہی وسیع تھا اس لئے آپؐ کو جو کلام ملا وہ بھی اس پایہ اور رتبہ کا ہے کہ دوسرا کوئی شخص اس ہمت اور حوصلہ کا کبھی پیدا نہ ہوگا-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 40)

جس قدر قرآن شریف میں قصے ہیں وہ بھی درحقیقت قصے نہیں بلکہ وہ پیشگوئیاں ہیں جو قصوں کے رنگ میں لکھی گئی ہیں ہاں وہ توریت میں تو ضرور صرف قصے پائے جاتے ہیں مگر قرآن شریف نے ہر ایک قصہ کو رسول کریمؐ کے لئے اور اسلام کے لئے ایک پیشگوئی قرار دے دیا ہے اور یہ قصوں کی پیشگوئیاں بھی کمال صفائی سے پوری ہوئی ہیں- غرض قرآن شریف معارف وحقائق کا ایک دریا ہے اور پیشگوئیوں کا ایک سمندر ہے- اور ممکن نہیں کہ کوئی انسان بجز ذریعہ قرآن شریف کے پورے طور پر خداتعالیٰ پر یقین لاسکے کیونکہ یہ خاصیت خاص طور پر قرآن شریف میں ہی ہے کہ اس کی کامل پیروی سے وہ پردے جو خدا میں اور انسان میں حائل ہیں سب دور ہو جاتے ہیں- ہر ایک مذہب والا محض قصہ کے طور پر خدا کا نام لیتا ہے مگر قرآن شریف اس محبوب حقیقی کا چہرہ دکھلا دیتا ہے اور یقین کا نور انسان کے دل میں داخل کر دیتا ہے اور وہ خدا جو تمام دنیا پر پوشیدہ ہے وہ محض قرآن شریف کے ذریعہ سے دکھائی دیتا ہے-

(چشمۂ معرفت- روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 271)

خدمت خلق کا شاندار منصوبہ

احباب جماعت کے تعاون کی ضرورت

✿ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی یہ دلی خواہش اور تڑپ ہے کہ اسے خدمت خلق کا کوئی موقعہ ملے اور جب بھی ایسا موقعہ ملتا ہے جماعت احمدیہ کے افراد والہانہ انداز میں اپنی مالی قربانیاں لے کر حاضر ہو جاتے ہیں اور آج عالمی سطح پر جماعت احمدیہ خدمت خلق کرنے والی جماعت کے طور پر معروف ہے-

حضرت مسیح موعود نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھتے ہوئے جو نصائح فرمائیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ ''وہ قوم کے ایسے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپ کے بن جائیں''.

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے دور خلافت کی پہلی مالی تحریک بیوت الحمد کا اعلان فرمایا جس کا مقصد غرباء یتیموں بیوگان وغیرہ کو مکانات کی فراہمی تھا آج یہ تحریک قابل رشک خدمت خلق کا شاندار نمونہ بن چکی ہے- 80 مکانات میں کنبے آباد ہو چکے ہیں- 500 سے زائد مستحقین کو ان کے مکانات کی کمی پوری کرنے کے لئے لاکھوں روپے کی جزوی امداد دی جا چکی ہے- اور یہ سلسلہ جاری ہے-

خدمت خلق کے اس شاندار سلسلہ کو جاری رکھنے اور مکانات کی تعداد میں اضافے کے لئے احباب جماعت کے تعاون کی ضرورت ہے- امید ہے کہ احباب کرام دلی ذوق وشوق اور غرباء کی محبت کے جذبے سے آگے بڑھیں گے اور حضرت خلیفہ رابع کی پہلی مالی تحریک کو مضبوط بنانے کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے-

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

نصرت جہاں اکیڈمی کا میٹرک کا شاندار نتیجہ

☆ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کا میٹرک کا نتیجہ امسال بھی شاندار رہا- جس کی تفصیل حسب ذیل ہے-

گرلز سیکشن کا نتیجہ

گرلز سیکشن کا نتیجہ 100 فی صد رہا- تمام طالبات

باقی صفحہ 7 پر

کلاک (Claque) گنی بساؤ میں

سات روزہ تربیتی سیمینار

رپورٹ: رشید احمد طیب صاحب مربی سلسلہ گنی بساؤ

جماعت احمدیہ گنی بساؤ نے ملک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں داخل ہونے والے نومبائعین کی تعلیم و تربیت کے لئے مختلف علاقوں میں سیمینار منعقد کرنے کا پروگرام جاری کر رکھا ہے۔ یہ سیمینار ملک کے مختلف علاقوں میں مراکز کا انتخاب کر کے منعقد کئے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سال رواں کا دوسرا سیمینار ماہ فروری 2001ء کی 21 تا 27 تاریخ تک ملک کے جنوبی ریجن کے گاؤں ''کلاک'' (Claque) میں منعقد کیا گیا۔ اس سیمینار کی مختصر رپورٹ دعا کی درخواست کے ساتھ ہدیہ قارئین ہے۔

آمد شرکاء

ملک کے مختلف علاقوں میں سیمینار منعقد کرنے سے اہم مقصد تو یہ مدنظر ہوتا ہے کہ بالخصوص اس علاقہ کے لوگ مستفید ہو سکیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ گنی بساؤ یہ بھی کوشش کرتی ہے کہ دیگر دور کے علاقوں سے بھی چنیدہ نمائندگان مختلف گاؤں اور علاقوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ایسے پروگراموں میں پہنچیں۔ اس سے ایک طرف علمی و روحانی فائدہ تو ہوتا ہی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ملک کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے احباب جماعت کا آپس میں تعلق بڑھتا اور واقفیت پیدا ہوتی ہے۔ اور سب سے بڑا فائدہ یہ بھی حاصل ہو رہا ہے کہ اس طرح سے جماعتوں میں آپس میں مسابقت فی الخیرات کی روح زندہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس روایت کے پیش نظر اس سیمینار میں شرکت کے لئے بھی ایک طرف تو اس ریجن کے لوگ نہایت شوق و ولولہ سے حاضر ہوئے۔ دوسری طرف ملک کے دور دراز علاقوں سے نمائندگان دو دن قبل ہی مقام سیمینار پر پہنچنا شروع ہو گئے۔

ریجن ووئی (Voi) کی مختلف جماعتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے آٹھ افراد مکرم ناصر احمد صاحب کاہلوں مربی سلسلہ کی قیادت میں اور ریجن بافاٹا اور گابو سے 10 نمائندگان معلم عبداللہ امبالو صاحب کی قیادت میں طویل سفر کر کے شرکت کے لئے کلاک پہنچے۔ اسی طرح دارالحکومت بساؤ سے بھی چار افراد تشریف لائے۔ ہمسایہ ملک گنی کوناکری کے جو علاقے اس جانب سے گنی بساؤ سے ملتے ہیں ان علاقوں سے بھی ہمارے معلمین کے ذریعہ دعوت الی اللہ کا کام جاری ہے اور خدا کے فضل سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ احمدیت قبول کر چکے ہیں چنانچہ سیمینار کی اطلاع پا کر گنی کوناکری کے گیارہ مختلف دیہات کی نمائندگی میں بارہ افراد کا ایک وفد مختلف جنگلوں اور دریاؤں کو عبور کرتا ہوا اس روحانی تربیتی پروگرام میں حاضر ہوا۔

ریجن ھذا کے افراد جماعت اور غیر از جماعت احباب پیدل، سائیکلوں اور بعض پبلک ٹرانسپورٹ پر اور ایک کثیر تعداد جماعت کی ٹرک کے ذریعہ مقام سیمینار تک پہنچی۔ اس طرح کل 67 دیہات و مقامات سے 450 سے زائد حاضرین (مرد و زن) سیمینار میں شامل ہوئے۔

تیاری

سیمینار کے انعقاد سے قریباً ایک ماہ پہلے سے ہی مختلف جہات سے تیاری کا کام شروع ہو گیا تھا۔ ریجنل معلم انچارج ابوبکر انجاء صاحب اور ان کے ساتھی چند نوجوانوں نے طویل سفر پیدل و سائیکل پر کر کے لوگوں کو آگاہ کیا اور تیار کیا۔ اور مقام سیمینار کی تیاری کے سلسلہ میں بھی ان معلمین اور ''کلاک'' گاؤں کے احمدی خواتین و حضرات نے کمال جذبہ محبت سے وقار عمل کے ذریعہ کام مکمل کیا۔

ریڈیو نیشنل گنی بساؤ اور ریڈیو ریجنل بافاٹا کے ذریعہ سیمینار کے انعقاد کا اعلان بھی بار بار کیا گیا۔ ان اعلانات کے ذریعہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگوں کو اپنے شکوک رفع کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ کیونکہ مخالفین ملک بھر میں کچھ عرصہ سے جماعت کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے میں مشغول ہیں۔ اب جب ہمارے کسی بھی پروگرام کا اعلان ریڈیو وغیرہ پر ہوتا ہے تو بہت سے لوگ اس بات کا واضح اظہار کرتے ہیں کہ یہ جماعت دین کی دشمن کیسے ہو سکتی ہے جس کے سارے پروگرام ہی اس قسم کے ہیں۔

افتتاح

مورخہ 21 فروری بروز بدھ بعد از نماز عصر مکرم حمید اللہ صاحب ظفر، امیر و مشنری انچارج گنی بساؤ کی زیر صدارت سیمینار کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں علاقہ کے معززین، سرکاری و غیر سرکاری اہلکاروں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم اور پرتگیزی زبان میں ترجمہ اور نظم کے بعد امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں حصول علم بالخصوص دینی علم کے حصول اور اس کے ساتھ عمل صالح کی اہمیت و برکات کے موضوع پر قرآن و حدیث کی روشنی میں خطاب کیا۔

اور جملہ حاضرین و سامعین کو دعوت عام دی کہ اس سیمینار میں کسی بھی قسم کا دینی سوال کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد سیمینار کے پروگرام کے متعلق احباب کو مطلع کیا گیا اور شرکاء میں کاپیاں اور قلم تقسیم کئے گئے تا کہ نوٹس وغیرہ لے سکیں۔

پروگرام

سیمینار کے پروگرام کا آغاز روزانہ نماز تہجد سے کیا جاتا جس میں سو فیصد حاضرین شامل ہوتے رہے۔ نماز فجر کے بعد روزانہ مختلف موضوعات پر درس قرآن دیا جاتا رہا۔ ناشتہ اور تیاری وغیرہ کے وقفہ کے بعد باقاعدہ تدریس کے اوقات شروع ہوتے جس کی تفصیل اس طرح ہے:

(1) قرآن کریم ناظرہ

یسرنا القرآن کی مدد سے حاضرین کو قرآن کریم ناظرہ سیکھنے کے ابتدائی اصول سکھائے گئے جس سے بہت سے حاضرین نے قرآن کریم سیکھنا شروع کر دیا اور بکثرت لوگوں نے قاعدہ یسرنا القرآن خریدے۔

(2) فقہ

دین کے پانچ بنیادی ارکان کی تفصیل مع مختلف مسائل کی وضاحت بیان کی گئی۔ نیز شادی بیاہ وغیرہ کے مسائل بھی سمجھائے گئے۔

(3) حدیث

حدیث کی مشہور کتب کا تعارف، حدیث و سنت میں فرق اور اہم دینی فرائض کی وضاحت احادیث کی روشنی میں کی گئی۔

(4) تفسیر القرآن

تفسیر القرآن کی اہمیت سے احباب کو آگاہ کیا گیا۔ نیز قرآن مجید کی ابتدائی سورتیں فاتحہ، بقرہ کے کچھ حصوں اور آخری چند سورتوں کی تفسیر بیان کی گئی۔

(5) کلام

اس حصہ میں جماعت احمدیہ کے ممتاز عقائد کی حقیقت پر روشنی ڈالی گئی۔ نیز عیسائیت اور بہائیت کا تعارف کروایا گیا۔

روزانہ صبح نو بجے سے شام سات بجے تک مندرجہ بالا مضامین کے تدریسی اوقات ترتیب وار جاری رہتے۔ درمیان میں دوپہر کے کھانے اور نماز کا وقفہ دیا جاتا رہا۔ انہی اوقات کے دوران احباب کو تصاویر کی مدد سے حضرت امام مہدی اور خلفاء کا تعارف کروایا گیا۔ نیز دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی سرگرمیوں کا خاکہ بھی دکھایا گیا۔ نیز نظام جماعت سے آگاہ کیا۔

مجلس سوال و جواب

روزانہ نماز مغرب اور نماز عشاء کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد کی جاتی رہی جو سیمینار کا سب سے دلچسپ پروگرام رہا۔ کیونکہ اس میں احباب بڑے ذوق و شوق سے شرکت کرتے اور مختلف موضوعات پر سوالات کرتے۔ محترم امیر صاحب ان سوالات کے جواب دیتے۔

زیادہ تر سوالات فقہی مسائل، رسوم و رواج اور جماعت احمدیہ کے عقائد کے متعلق ہوئے۔

اختتام

مورخہ 27 فروری بروز منگل دوپہر بارہ بجے کے بعد سیمینار کی اختتامی تقریب امیر صاحب کی صدارت میں ہوئی۔ اس تقریب میں علاقہ کے چند سرکاری اہلکار حضرات کو بھی مدعو کیا گیا۔ ان کے علاوہ بہت سے گاؤں کے ائمہ اور لوکل چیف وغیرہ بھی تشریف لائے۔

تلاوت اور نظم کے بعد سیمینار میں شامل ہونے والے بعض نومبائعین، دور دور سے آنے والے چند مہمانوں اور چند غیر از جماعت احباب کو باری باری اظہار خیالات کی دعوت دی گئی۔ قریباً سبھی افراد کے خیالات کا لب لباب یہی تھا کہ اس نوعیت کے پروگرام جو ملک کے دور دراز علاقوں اور بڑے شہروں کے علاوہ ملک کے اندرونی جنگلات وغیرہ میں آباد گاؤں میں جماعت احمدیہ منعقد کرتی رہتی ہے دینی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کرنے کا ایسا کام سوائے جماعت کے کسی اور کے نصیب میں نہیں ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ جماعت احمدیہ جس مقصد کو لے کر دنیا بھر اور بالخصوص افریقہ جیسے مشکل براعظم میں جدوجہد کر رہی ہے اللہ تعالیٰ اسے جلد سے جلد اس کے مقصد عظیم میں کامیاب کرے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب مین احباب کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ نیز اپنے اور جملہ شرکاء کی جانب سے میزبان گاؤں کے احباب کا بھی شکریہ ادا کیا جس کے مرد و زن اس کامیاب سیمینار کے انعقاد میں دن رات انتھک محنت سے مشغول کار رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ مکرم امیر صاحب نے جماعت احمدیہ کے عقائد اور مقاصد کا حوالہ دیتے ہوئے نصیحت کی کہ دعاؤں اور عمل کے ذریعہ وہ دین کی نصرت کے جہاد میں شامل ہو جائیں۔

اجتماعی دعا کے ساتھ سیمینار اپنے اختتام کو پہنچا۔ اور اس کے ساتھ ہی احباب قافلہ در قافلہ اپنے

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

یادگاری عمارتوں، سکوں، لائبریریوں، لباسوں، مصوری کے نمونوں، قلعوں اور مسجدوں کی زینت بنا رہا

مسلم تاریخ اور چھ کونوں والا ستارہ

شواہد اور دلائل سے ثابت ہے کہ عرب و عجم کی مسلمان دنیا میں چھ کونوں والا ستارہ سرکاری طور پر زیر استعمال رہا ہے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ مورخ احمدیت

(قسط اول)

نوٹ: یہ مقالہ 1976ء میں لکھا گیا۔ اور ہفت روزہ لاہور کے مارچ، مئی، جون کے شماروں میں 3 قسطوں میں شائع ہوا۔

پہلی صدی ہجری سے لے کر چودھویں صدی ہجری کے آغاز تک عرب و عجم کی مسلمان حکومتوں میں چھ کونے کا ستارہ حکومتی سطح پر زیر استعمال رہا ہے۔

اس حقیقت کے متعدد شواہد و دلائل دیئے جا سکتے ہیں۔ مگر اس مختصر تحریر میں صرف تین دستاویزی ثبوت پیش کئے جاتے ہیں:۔

1۔ حضرت امیر معاویہ رضؓ کا اسلامی سکہ

امیر معاویہؓ حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں پورے ملک شام کے والی تھے۔ آپ نے اپنے زمانہ سلطنت میں جو سکہ جاری کیا۔ اس میں گول دائرہ سے باہر جو ستارے کندہ تھے۔ وہ چھ کونوں والے تھے۔ ان سکوں کا انکشاف موجودہ صدی میں ہوا۔ اور ان کی تصاویر مصر کے ممتاز صحافی اور اخبار "المقطم" کے رکن جناب اسعد اغرانی معرکتہ الآراء کتاب "حضارۃ العرب" کے صفحہ 56 پر شائع کر چکے ہیں۔ یہ کتاب صاحب الجلالہ حسین الاول بادشاہ عرب کے عہد میں انہی کے نام سے معنون کی گئی تھی۔ اور مارچ 1918ء میں مصر کے مطبع سے زیور طبع سے آراستہ ہوئی تھی۔

2۔ لال محل۔ قلعہ آگرہ

مغلیہ خاندان کے بادشاہوں اور فرمانرواؤں کا دور حکومت مسلم ثقافت و تمدن کا ایک سنہری دور تصور کیا جاتا ہے۔ اس دور میں جو شاندار اور سربفلک اور یادگار سرکاری عمارتیں ہندوستان میں تعمیر کی گئیں۔ ان میں سے عہد جہانگیری کا قلعہ آگرہ اور اس کا پرانا محل خاص طور پر قابل دید ہے جس کو "لال محل" بھی کہتے ہیں۔ خان بہادر شمس العلماء مولوی محمد ذکاء اللہ خان صاحب دہلوی مرحوم نے بھی تاریخ ہندوستان جلد ششم میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اس قلعہ کے ثمن برج پر ایک جگہ چھ کونوں والے پانچ ستارے اکٹھے نقش کئے ہوئے اب تک موجود ہیں۔

علاوہ ازیں قلعہ کے لال محل کے پھاٹک پر اسی طرز کے تین ستارے بنے ہوئے ہیں۔ اور فرانس کے مشہور مستشرق ڈاکٹر گستاولی بان کی مشہور کتاب "تمدن ہند" کے اردو ایڈیشن صفحہ 400 (مطبوعہ مطبع شمسی آگرہ 1913ء) میں اس پھاٹک کا واضح اور نمایاں فوٹو مدت سے شائع شدہ ہے۔ "تمدن ہند" کا اردو ترجمہ شمس العلماء ڈاکٹر سید علی بلگرامی جیسے نہایت بلند پایہ فاضل و محقق کے قلم سے نکلا ہے۔ جو برسوں تک سرکار نظام حیدر آباد کی حکومت میں معتمد تعمیرات و ریلوے کے عہدہ پر سرفراز رہے۔ اور دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی آف گریٹ بریٹن

(THE ROYAL ASIATIC SOCIETY OF GREAT BRITAIN)

کے معتمد ممبروں میں سے تھے۔

3۔ شیخ حرم نبوی ﷺ کا شاہی تمغہ

ترکوں کی شاندار عثمانی حکومت کے دور اقتدار میں "شیخ الحرم النبوی و محافظ المدینہ کا منصب بڑی عقیدت والفت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور مصر اور دوسرے مسلم ممالک سے آنے والے سرکاری وفود مدینہ کی زیارت کے لئے پہنچتے تو شیخ الحرم سے بھی شرف ملاقات حاصل کرتے۔ 1319ھ (1901ء) میں یہ قابل فخر اور مقدس اعزاز ایک بزرگ "الفریق عثمان پاشا فرید" کو حاصل تھا۔ چنانچہ ابراہیم رفعت پاشا جو مصری قافلہ کے امیر الحجاج تھے۔ 13 محرم 1319ھ کو روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہوئے تو انہوں نے محافظ مدینہ شیخ الحرم النبوی ﷺ سے بھی خصوصی ملاقات کی جس کا ذکر ان کی نہایت گراں قدر اور مبسوط کتاب "مرآۃ الحرمین" جزء اول صفحہ 383 مطبوعہ 1925ء میں ملتا ہے۔ ابراہیم رفعت پاشا نے یہ پُر از معلومات تصنیف جو حرمین شریفین کے حالات کا نہایت ایمان افروز مرقع اور متعدد تاریخی تصاویر سے مزین ہے۔ بادشاہ مصر فواد اول کے نام پر انتساب کی اور "حضرت صاحب الدولہ الرئیس الجلیل" سعد زغلول پاشا وزیر اعظم مصر نے اس کتاب پر مولف کتاب کو پر زور الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا۔

ابراہیم رفعت پاشا نے اپنی اس کتاب کے صفحہ 382 پر شیخ الحرم النبوی ﷺ کا فوٹو بھی دیا ہے۔ شیخ الحرم النبوی ﷺ کے چہرہ پر مشرع داڑھی بہت پیاری اور خوبصورت معلوم ہوتی ہے۔ سر پر ترکی ٹوپی رکھی ہے۔ اور شاہی وردی زیب تن کئے ہوئے ہیں۔ سینہ پر جو شاہی تمغے آویزاں ہیں۔ ان میں سے ایک تمغہ جو دائیں جانب گریبان کے قریب ہے۔ چھ کونوں والے ستارہ کی شکل میں ہے۔ جو نمایاں طور پر دکھائی دے رہا ہے۔

الغرض مسلمانوں کی اموی۔ مغل اور عثمانی حکومتوں میں چھ کونوں والا ستارہ یقینی اور قطعی طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ اور شاہی سکے۔ شاہی عمارتیں اور شاہی تمغے پر دوسرے نشانوں کے علاوہ اس کو بھی خاص اہمیت دی جاتی تھی۔

کہا جا سکتا ہے۔ کہ وسط ایشیا کے مسلمان مغل اور ترک تو زمانہ نبوی سے بہت صدیوں بعد برسر اقتدار ہوئے مگر حضرت امیر معاویہ کا عہد حکومت تو خلافت راشدہ کے مبارک عہد سے بالکل پیوست تھا۔ جس میں سیدنا حضرت امام حسن علیہ السلام حضرت ابن عباسؓ حضرت سمرہ بن جندبؓ۔ حضرت حسان بن ثابتؓ۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ۔ حضرت براء بن عازبؓ۔ حضرت ابو سعید خدریؓ اور خادم الرسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم جیسے اکابر صحابہ زندہ موجود تھے۔

اگر یہ چھ کونوں والا ستارہ صرف یہود سے مخصوص اور اسلامی روایات اور اسلامی اقدار کے خلاف اور منافی ہوتا۔ تو وہ حضرت معاویہؓ کے جاری کردہ سکوں پر ضرور صدائے احتجاج بلند کرتے۔ اور شمالی افریقہ سے لے کر ایران تک ایک شور قیامت برپا ہو جاتا۔ مگر اس دنیا کے پردہ پر وہ کونسا محقق ہے۔ جو یہ ثبوت دے سکے کہ ان بزرگ صحابہؓ میں سے کسی نے بھی اس سکہ پر کوئی تنقید کی ہو؟

مزید تحقیق و تفحص سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ شام۔ مصر۔ ایران۔ سندھ اور میسور میں ان بزرگوں نے فن تعمیر و علم تمدن و ثقافت کی ترقی و فروغ کے لئے چھ کونوں والے ستارے کو خاص طور پر رائج اور استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ ذیل سے حقائق و واقعات سے واضح ہو گا۔

1۔ حضرت سیدہ زینب بنت علی رضؓ کا مقبرہ

مورخ اسلام علامہ ابو جعفر محمد بن جریر الطبری (متوفی 310ھ) نے اپنی مقبول عام تاریخ میں لکھا ہے کہ سید الشہداء سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام کی دردناک شہادت کے بعد اہل بیت کا جو مظلوم اور لٹا ہوا قافلہ کربلا سے کوفہ میں آیا۔ اور ابن زیاد جیسے بدباطن اور دشمن رسولؐ کے سامنے لایا گیا۔ اس میں شہید کربلا حضرت حسین علیہ السلام کی سگی بہن حضرت زینب بنت علیؓ بھی تھیں۔ جنہوں نے کمال جرات و شجاعت کے ساتھ نعرہ حق بلند کیا۔ اور ابن زیاد سے کہا۔ کہ خدا کا شکر ہے جس نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے ہمیں عزت عطا فرمائی۔ اور ہمیں طیب و طاہر کیا۔ ذلیل و رسوا وہ ہے جو فاسق و فاجر ہو۔ اور تم لوگ خدا کے دربار میں پیش کئے جاؤ

گے۔ اہل بیت کی اس مقدس خاتون کا مقبرہ دمشق (شام) میں ہے اور موذن اسلام سید نا بلال ؓ کے مزار کے بالکل قریب واقع ہے۔ اور مورخ دمشق "الغرضی" ابن طولون العددی الناجی اور محمد ادیب آل تقی الدین الحنفی نے خاص طور پر اپنی تاریخ میں اس پر انوار اور مرجع خاص و عام مقبرہ کا تذکرہ کیا ہے۔ مقبرہ کی عمارت بہت خوبصورت ہے دالانوں میں بڑے بڑے قمقمے لگے ہوئے ہیں۔ اور دیواریں سنگ مرمر کی ہیں۔ جن میں چھ کونوں والا ستارہ جابجا نظر آتا ہے۔ اس مقبرہ کی تصویر اخبار "امروز" لاہور کے 9 اور 16 اپریل 1976ء کے خصوصی ایڈیشن میں شائع ہو چکی ہے۔

2- یادگار امام حضرت یحییٰ ابن زید رضی اللہ عنہ

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے ایک پوتے حضرت یحییٰ بن زید ؓ تھے جو فرقہ زیدیہ کے دوسرے مسلمہ امام سمجھے جاتے ہیں۔

حضرت یحییٰ بن زید ؓ اور سالن کے ستر جاں نثاروں کی سالم ابن احمد سے جوزجان میں سخت خونریزی ہوئی۔ اتفاقاً ایک تیر حضرت امام یحییٰ کی پیشانی مبارک پر لگا۔ اور آپ شہید ہو گئے اور آپ کی لاش مبارک ایک عام چوراہے پر لٹکا دی گئی۔ یہاں تک کہ ابو مسلم خراسانی اس علاقہ کے گورنر بنے۔ آپ نے نعش کو اتارا۔ اور جنازہ کے بعد جوزجان میں ہی سپرد خاک کر دیا۔

علامہ ابن اثیر الیعقوبی۔ ابن قتیبہ۔ المسعودی۔ ابوالفرج اصفہانی اور دوسرے بہت سے تاریخ دانوں نے امام یحییٰ کا ذکر کیا ہے۔

لندن میں 1937ء میں "دی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام"
(THE ENCYCLOPAEDIA OF ISLAM)
کا جو ایڈیشن شائع ہوا۔ اس کے صفحہ نمبر 152 پر حضرت امام موصوف کی ایک یادگاری عمارت کا فوٹو بھی دیا گیا ہے۔ ایڈیٹر "دی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام" نے اس کتاب کی چوتھی جلد کے صفحہ 1123,1122 میں بتایا ہے کہ یہ عمارت شہر وارامن (WARAMIN) میں ہے جو تہران سے چالیس میل کے فاصلے پر ہے۔ اس قدیم تاریخی عمارت کے گنبد کا مسقف اور اندرونی حصہ نقش و نگار کا بہترین نمونہ پیش کرتا ہے اور چھ کونوں والے بہت سے ستارے اس کی خوبصورتی اور زیبائش میں خاص طور پر اضافہ کر رہے ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ وہی پوری عمارت کی اصل رونق اور زینت ہیں۔

3- مسلم ایران کے برتن

سر تھامس آرنلڈ (SIR THOMAS ARNOLD) اور الفریڈ گلیم (ALFRED GUILLAUME) نے اسلامی فن پر ایک محققانہ کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام ہے "میراث اسلام" (THE LEGACY OF ISLAM) اس کتاب کے صفحہ 12,2 پر پیتل کے بنے ہوئے پیالہ کے ایک ڈھکنے کا فوٹو موجود ہے۔ یہ ڈھکنا جس کے وسط میں چھ کونوں والا ستارہ نہایت آب و تاب کے ساتھ کندہ کیا گیا ہے۔ سولہویں صدی عیسوی سے قبل کا ہے۔ اور ایک ایرانی کاریگر کا تیار کردہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلم ایران کی قدیم صنعت و حرفت میں اس نوع کے ستارہ کی تخلیق کا رواج تھا۔ اور اسے مقبولیت بھی حاصل تھی۔

4- مقبرہ میرزا عیسیٰ ترخان اول

سندھ کی سرزمین میں جس پر حضرت محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے غازیان اسلام نے 90ھ میں قدم رکھا اور اسے برکت بخشی۔ اسلامی ہند کا دروازہ اور قدیم اسلامی آثار روایات کی امین و پاسبان ہے۔

اس خطہ کے قدیم فرمانرواؤں میں میرزا عیسیٰ خان ترخان اول کے عہد حکومت کو ایک ممتاز اور منفرد مقام حاصل ہے۔ میرزا عیسیٰ خان (1554ء,1566ء) کا دار السلطنت ٹھٹہ تھا۔ ترخان کا خطاب امیر تیمور نے اس بادشاہ کے قبیلہ کو دیا تھا۔ جس کے معنی بہادر اور مطلق العنان کے ہیں۔ میرزا عیسیٰ خان کے عظیم رفاہی کارناموں میں سے ایک یہ ہے کہ انہوں نے پرتگیزوں کی قتل و غارت گری اور آتش زنی کے حوادث کے بعد اپنے دار الحکومت کے چاروں طرف مضبوط فصیل تعمیر کرائی۔ اور پہلے قلعہ کو اور زیادہ مستحکم کیا۔ جس سے ملک بیرونی خطرات سے بہت حد تک محفوظ ہو گیا۔

جیسا کہ "تحفۃ الکرام" میں تفصیلاً درج ہے:۔

"ترخان نامے" میں ہے کہ میرزا عیسیٰ نہایت ہی نیک نفس اور بااخلاق بادشاہ تھے۔ جو سادات و مشائخ علماء و فضلاء اور اہل اللہ اور فقراء سے غیر معمولی عقیدت رکھتے تھے۔ انہوں نے 973ھ میں وفات پائی۔ مؤلف "تعلیقات تاریخ طاہری" (ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ پروفیسر سندھ یونیورسٹی) نے ان کے کتبہ کی عبارت نقل کی ہے جو یہ ہے۔

"وفات یافت حضرت میرزا بندہ آل محمد عیسیٰ بن بدالعلی ترخان 973ھ"

(بحوالہ تاریخ سندھ حصہ دوم صفحہ 127۔ از اعجاز الحق قدوسی۔ ناشر مرکزی اردو بورڈ گلبرگ لاہور مئی 1974ء)

خان بہادر پروفیسر ڈاکٹر مولوی محمد شفیع مرحوم نے "صنادید سندھ" میں مقبرہ عیسیٰ خان کے متعدد فوٹو دیئے ہیں۔ ایک فوٹو قبر کے جنوبی کتبہ کا بھی ہے۔ جس کی عقبی دیوار پر چھ کونی ستارے نمایاں صورت میں دکھائی دیتے ہیں۔

5- سلطان فتح علی ٹیپو رحمۃ اللہ علیہ کا سکہ

ابوالفتح سلطان فتح علی ٹیپو "ولادت 1752ء وفات 1799ء) سلطنت خداداد میسور کے آخری تاجدار تھے۔ جنہوں نے مغربی اقوام کے بڑھتے ہوئے سیاسی طوفان کے خوفناک نتائج کو اپنی چشم بصیرت سے قبل از وقت بھانپ لیا اور ہندوستان اور ممالک اسلامیہ کو اس سے بچانے کے لئے انتہائی جدوجہد کی۔ اور ترکی اور ایران اور افغانستان کو صورت حال سے آگاہ کرنے۔ اور انہیں ایک بلاک کی صورت میں منظم کرنے کے لئے سفارتیں روانہ کیں۔ اور بالآخر 4 مئی 1799ء کو سرنگاپٹم کے قلعہ میں انگریزی فوج سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ قبل ازیں سلطان کے ایک غدار افسر نے دوران جنگ یہ مشورہ دیا کہ آپ اپنے تئیں انگریزوں کے حوالے کر دیں۔ مگر اس مجاہد اسلام نے پوری شوکت سے جواب دیا۔

"گیدڑ کی صد سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی اچھی ہے"

میسور گزیٹیئر کا مصنف اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 2690 پر لکھتا ہے۔ ٹیپو نے اپنے لئے وہ موت پسند کی۔ جس سے اس کا ہمعصر دوست نپولین ہمیشہ ترساں رہا"

جنوبی ہند کی تاریخ میں شہادت سلطان ٹیپو سے بڑھ کر اندوہناک اور جگر دوز واقعہ آج تک نہیں گزرا۔ ہندوپاکستان کے مشہور ارباب سخن اور اہل قلم نے اس پر بہت کچھ لکھا ہے۔ اور دردناک مرثیے کہے ہیں۔

سلطان ٹیپو رحمۃ اللہ علیہ کی مملکت کی وسعت اسی ہزار میل تھی۔ جس میں بہت سی اسلحہ ساز فیکٹریاں تھیں۔ سلطان اپنے خاص اسلحہ پر "اسد اللہ الغالب" کے الفاظ کندہ کراتے تھے۔

جناب محمود بنگلوری نے اپنی مایہ ناز اور پر از معلومات تصنیف "تاریخ سلطنت خداداد میسور" میں سلطان شہید کے ذاتی حالات اور عہد حکومت کے وقائع پر مفصل روشنی ڈالی ہے۔ نیز اس کے صفحہ 477,476 پر سلطان کے جاری کردہ پچیس سکوں کا عکس دیا ہے۔ جن میں سے پانچ سکے ایسے بھی ہیں۔ جن میں چھ کونوں والے ستارہ کا نقش موجود ہے۔ ذیل میں ان سکوں کی تفصیل دی جاتی ہے۔

(یاد رہے کہ چاندی کے سکوں کے متعدد نام تھے۔ حیدری۔ امامی۔ عابدی۔ باقری۔ جعفری۔ کاظمی۔ اور خضری وغیرہ)

1- سلطانی روپیہ چاندی کا تھا۔ جس کے ایک جانب لکھا۔ کہ دین احمد درجہاں روشن زفتح حیدر راست۔ دوسری جانب یہ تحریر تھی کہ "ھو السلطان الوحید العادل سوم بہاری سنہ 3 جلوس"۔ اس سکہ کے دونوں اطراف میں "چھ کونوں والا ستارہ" کندہ تھا۔

2- ایک اور سلطانی روپیہ چاندی کا تھا۔ جس میں حسب ذیل عبارت تھی:۔

(ایک جانب) دین احمد درجہاں روشن زفتح حیدر راست ضرب پٹن زیر حصہ 1219ء) (دوسری جانب) ھو السلطان الوحید العادل تاریخ جلوس سال نہج سویم بہاری 9 سنہ جلوسی)

اس سکہ کے بھی دونوں اطراف چھ کونی ستارہ سے مزین تھے۔

3- تانبے کا سلطانی پیسہ۔ جس کے ایک جانب ضرب پٹن کا لفظ تھا اور ساتھ ہی چھ کونوں والے دو ستارے کندہ تھے اور دوسری طرف ہاتھی کی تصویر تھی۔

4- اسی طرز کا ایک اور سلطانی پیسہ سلطان فتح علی ٹیپو کے عہد حکومت میں رائج تھا۔ وہ بھی تانبے کا تھا۔ اس سکہ کے ایک جانب چھ کونوں والے دو ستارے اور ضرب بنگلور کے حروف کندہ تھے۔ اور دوسری طرف ہاتھی کی تصویر تھی۔ اور سنہ ضرب 1211 لکھا تھا۔

5- ان سکوں میں فرخی کی ٹکسال میں تیار شدہ ایک اور سلطانی پیسہ تھا۔ جس کے ایک طرف ضرب فرخی کے لفظ۔ مع چھ کونی ستارہ کے کندہ تھے۔ اور دوسری طرف ہاتھی کی تصویر بنی ہوئی تھی۔

اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ حضرت سلطان فتح علی ٹیپو رحمۃ اللہ علیہ کے سنہری دور حکومت میں چھ کونوں والا ستارہ سرکاری سطح پر بکثرت استعمال ہوتا تھا۔ اور میسور کی مسلم ریاست کا ایک علامتی نشان سمجھا جاتا تھا۔ کرنل ہنڈرسن لکھتا ہے:۔

"ٹیپو کے سکے دیکھ کر مجھے اس کی غیر معمولی قابلیت اور جدت طبع کا اعتراف کرنا پڑتا ہے اس نے سکوں میں اپنی جدت کا جو نمونہ پیش کیا ہے۔ وہ حد درجہ حیرت ناک ہے"

(تاریخ سلطنت خداداد میسور ص 479)

مسجد قیروان

قیروان کا شہر حضرت امیر معاویہ ؓ کے زمانے میں شمالی افریقہ میں بسایا گیا۔ اور حضرت عقبہ بن نافع فہری (گورنر افریقہ) نے یہاں فوجی چھاؤنی قائم کی۔ نیز مسلمانوں کے محلے آباد کر کے ایک جامع مسجد کی تعمیر کی۔ اس شہر نے رفتہ رفتہ اتنی ترقی کر لی کہ یہ مسلمانوں کا ایک بھاری مرکز بن گیا۔

(انسائیکلوپیڈیا شائع کردہ فیروز سنز طبع اول صفحہ 1258)

قیروان کی یہ قدیم جامع مسجد جو قدیم اسلامی شوکت کا پتہ دیتی ہے۔ 703ء میں از سر نو تعمیر کی گئی اور جے ایچ کریمر (J.H.KRAMERS) ایچ۔ اے۔ آر۔ گب (H.A.R.GIBB) اور ای لیوی پرووینسل (E.LEVI PROVENCAL)

باقی صفحہ 6 پر

لعلِ تابان

شیشے سوار ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ایک سفر میں کچھ خواتین بھی آپ کے ساتھ تھیں۔ اور اونٹوں پر سوار تھیں۔ ایک غلام جس کا نام انجشہ تھا انکی خدمت پر مقرر تھا۔ وہ اونٹوں کو تیز چلانے کے لئے کچھ نغمے گا رہا تھا۔ حضورؐ نے سن کر فرمایا اے انجشہ رفتار آہستہ رکھو۔ ان اونٹوں پر شیشے سوار ہیں۔

(بخاری کتاب الادب باب مایجوز من الشعر)

سونے کے کڑے اتار دیئے

والہانہ اطاعت کی ایک مثال ملاحظہ ہو۔

"حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت حضور ﷺ کے پاس کسی کام کے لئے آئی۔ اس کے ساتھ ایک بیٹی بھی تھی۔ اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے بھاری کنگن تھے۔ آپؐ نے وہ کڑے دیکھ کر اس عورت سے پوچھا کیا ان کی زکوۃ دی ہے۔ اس نے جواب دیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ بات سنتے ہی اس عورت نے بیٹی کے ہاتھوں سے سونے کے کنگن اتار کر حضور ﷺ کو پیش کرتے ہوئے عرض کی ھما للہ و لرسولہ یہ اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے رسول کے لئے ہیں۔ جہاں چاہیں آپؐ خرچ فرمائیں۔

(ابوداؤد کتاب الزکوۃ باب الکنز)

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

درثمین

حج سے بہتر

ایک بزرگ روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے حج کا ارادہ کیا۔ بغداد پہنچ کر حضرت ابو حازمؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ لیکن آپ کو محو استراحت دیکھ کر ذرا ٹھہر گیا۔ اور جب آپ بیدار ہوئے۔ تو فرمایا کہ میں نے خواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آپ کو ایک پیغام پہنچانے کا حکم دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ تم اپنی ماں کے حق کا خیال کرو۔ حج کرنے کی نسبت بہتر ہوگا۔ اس لئے تم واپس چلے جاؤ۔ اور اپنی ماں کی رضا کے طالب رہو۔ چنانچہ میں واپس چلا آیا۔ اور حج کا ارادہ ترک کر دیا۔

(تذکرۃ الاولیاء ص 149 از فرید الدین عطار مترجم شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)

غیرت دینی

جعفر قاسمی صاحب جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں اور جناب عاشق حسین صاحب بٹالوی کی ایک طویل ملاقات کے ضمن میں لکھتے ہیں:-

"چوہدری صاحب سے ان (عاشق حسین بٹالوی) صاحب کا مطالبہ یہ تھا کہ جب آپ کے پاس پانچ چھ گھنٹے فالتو ہوں تو مجھے ملاقات کا موقع دیں ورنہ نہیں۔ ایک روز خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ مجھے عاشق صاحب کا فون آیا کہ چوہدری صاحب لندن میں ہیں اور میری شرط پوری کر سکتے ہیں۔ پکاڈلی سرکس کے قریب ایک اعلیٰ درجہ کے ریستوران میں جس کی اندرونی چھت سنہری تھی یہ محفل بپا ہوئی۔ پہلے کافی کا دور چلا۔ اس کے بعد چائے پی گئی اس دوران بیسیوں سوالات انہوں نے چوہدری صاحب سے کئے اور بڑی شرح و بسط کے ساتھ ان کے جوابات حاصل کئے۔ پرانے ہم عصروں میں سے ایک موقع پر علامہ اقبال کے ایک مرحوم ہمعصر [illegible] تاج الدین صاحب کا شاید ذکر آیا۔ تو ان کی [illegible] روایات کے پیش نظر عاشق صاحب نے انہیں اس دور کے ابوہریرہ کا خطاب دیا۔ مجھے چوہدری صاحب کے ردعمل سے نہایت خوشگوار تعجب ہوا۔ وہ دوستانہ انداز میں لیکن بڑی مضبوطی کے ساتھ برہم ہوئے اور کہنے لگے "ایسا ہرگز نہ کہیں کیونکہ رسول کریم ﷺ کے ایک جلیل القدر صحابی کی شان میں گستاخی ہوگی عاشق حسین بٹالوی نے فوراً تصحیح کر لی۔"

(ماہنامہ "نقیب ختم نبوت ملتان" مئی 1990ء
نیز ہفت روزہ "ندا" 12 دسمبر 89ء ص 35)

بیری کی مثال

مولوی عبد المنان صاحب بیان کرتے ہیں۔

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کلاس میں ہمیں نصیحت فرماتے کہ جب کوئی بات یا کوئی مسئلہ سمجھ نہ آئے تو بغیر جھجک کے دریافت کر لینا چاہئے کیونکہ استاد کی مثال اس بیری کی طرح ہوتی ہے کہ جس پر سے بعض بیر تو پک کر خود بخود گر پڑتے ہیں اور بعض جھاڑنے پڑتے ہیں۔ پس بعض مسائل کے عقدے سوال کرنے پر ہی کھلتے ہیں۔

(ابو العطاء صفحہ 246)

حضرت خلیفہ اول کے اخلاق حسنہ کی ایک حسین مثال

حضرت ملک غلام فرید صاحب بیان فرماتے ہیں۔

"چوہدری حاکم دین صاحب نے مجھے بتایا کہ جب میری پہلی لڑکی امۃ اللہ کی ولادت کا وقت آیا تو میری بیوی کو دردزہ سے بہت تکلیف تھی۔ اس شفقت کی بناء پر جو حضرت خلیفہ اول مجھ سے فرماتے تھے۔ میں رات کے بارہ بجے کے قریب بورڈنگ تعلیم الاسلام سے اندرون قصبہ آیا اور حضرت خلیفہ اول کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور اس وقت اس کمرہ میں سو رہے تھے جس کی مغربی دیوار اس گلی میں تھی جو الحکم سٹریٹ سے بیت مبارک کو جاتی ہے۔ لیکن مجھے حضور کو ایسے وقت بیدار کرنے سے روکا گیا۔ حضور نے دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز سن کر پوچھا کون ہے! جب میں نے اپنا نام بتلایا تو حضور نے پوچھا۔ کیوں میاں حاکم دین! کیا بات ہے! میں نے عرض کی کہ میری بیوی کو دردزہ کی سخت تکلیف ہے اور بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ یہ سن کر حضور نے دعا کر کے کھجور کے کچھ دانے دیئے اور فرمایا کہ یہ دانے میں اپنی بیوی کو کھلا دوں اور جب بچہ پیدا ہو جائے تو اطلاع دوں۔ میں واپس آیا اور کھجور بیوی کو کھلا دی۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد بچی پیدا ہو گئی۔ میں نے خیال کیا کہ رات کا وقت ہے اس وقت جا کر بچی کی ولادت کی خبر پہنچا کر حضور کو کیا تکلیف دینی ہے۔ صبح کی نماز کے وقت آ کر میں نے اس کی ولادت کی خبر حضور کو کر دی۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ میاں حاکم دین۔ تم نے اپنی بیوی کو کھجور کھلا دی اور تمہاری بچی پیدا ہو گئی۔ تم اور تمہاری بیوی آرام سے سو گئے۔ لیکن نور الدین ساری رات جاگتا رہا اور تمہاری بیوی کے لئے دعا کرتا رہا۔ یہ بات سنا کر حاکم دین صاحب رو پڑے اور کہنے لگے کہ کہاں چپڑاسی حاکم دین اور کہاں نور الدین اعظم"

(مبشرین احمد ص 38)

رقت کے لئے

حضرت منشی محمد جلال الدین صاحب بلانوی ضلع گجرات تین سو تیرہ رفقاء کی فہرست میں پہلے نمبر پر ہیں۔ ان میں رقت اور خشیت اللہ کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی وہ اپنی پنجگانہ نمازوں میں زار و قطار رویا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ آنسوؤں سے تمام داڑھی اور سینہ پر سے تمام کرتہ بھی بھیگ جایا کرتا تھا۔ اور بلاناغہ ہر نماز میں آپ کی ایسی حالت ہوا کرتی تھی ایک دفعہ گھر میں بیوی سے فرمانے لگے کہ آج مجھے رقت اور سرور حاصل نہیں ہو رہا لہذا میں قادیان جاتا ہوں۔ چنانچہ اسی وقت اپنی چھڑی ہاتھ میں لے کر قادیان پہنچ گئے اور ڈیڑھ ماہ وہاں قیام کیا۔

تحمل و بردباری

حضرت مولانا شیر علی صاحب کے متعلق ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب لکھتے ہیں۔

آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں مینیجر کے عہدہ پر فائز تھے۔ غالباً صبح سکول لگنے کے وقت، میں شہر سے آپ کے ساتھ جا رہا تھا کہ راستہ میں ایک ماسٹر صاحب آپ سے ملے۔ اور سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے خلاف نہایت نازیبا الفاظ میں شکایات کرنے لگے۔ اور تمام راستہ میں یہی بیان جاری رکھا۔ حضرت مولوی صاحب سن کر بار بار استغفر اللہ پڑھتے جاتے تھے۔ اس تمام عرصہ میں آپ نے نہ ماسٹر صاحب کو ڈانٹا اور نہ ہی سختی سے روکا۔ بلکہ پوری دل کی بھڑاس نکالنے کا موقعہ دیتے رہے۔ یہاں تک کہ سکول قریب آ گیا۔ جب سکول کے برآمدے میں پہنچے تو ماسٹر صاحب نے جھنجھلا کر کہا۔ آپ نے میری شکایات کا ازالہ کرنا تو کجا جواب تک نہیں دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی شہ پر ہی ہیڈ ماسٹر صاحب مجھ سے اس قسم کا سلوک روا رکھتے ہیں۔

حضرت مولوی صاحب نے یہ سن کر بھی تحمل کا نمونہ دکھایا اور استغفر اللہ پڑھنے لگے۔ پھر مسکراتے ہوئے فرمایا:-

"مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں۔ میں آپ کی تکلیف کے متعلق دعا کروں گا۔"

(سیرت شیر علی ص 194)

تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ماخوذ

آم - ذائقہ اور تاثیر کا امتزاج

یہ بے پناہ شفائی اثرات کا حامل ہے

پھل صحت انسانی کے لئے جس قدر فائدہ مند ہیں۔ وہ محتاج بیان نہیں اطبا کا قول ہے کہ جو شخص روزانہ پھل استعمال کرے اس کو طبیب کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

آم کو پھلوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے' برصغیر کا بچہ بچہ اس کو جانتا ہے۔ یہ ایک مقبول پھل ہے۔ اور اس کا شمار برصغیر کے بہترین پھلوں میں ہوتا ہے اس میں دنیا کے عام پھلوں سے زیادہ خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

ذائقہ تاثیر اور شفائی اثرات میں کوئی اس کا مقابل نہیں ہے۔ برصغیر میں کاشت کے سبب سستا اور سہل الحصول بھی ہے۔

آم کی اقسام

آم کی بے شمار قسمیں ہیں جو اپنے ذائقہ و رنگ سے پہچانی جاتی ہیں۔ تاہم کوئی ان کا شمار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہر قسم اپنی لذت سائز و لطافت میں منفرد ہے۔ عموماً یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ تخمی اور قلمی' کچے آم کو جب تک اس میں گٹھلی پیدا نہیں ہوتی کیری کہتے ہیں۔ کچے آم کا مزہ ترش اور پکے آم کا شیریں ہوتا ہے۔ تاہم بعض آم کھٹے میٹھے بھی ہوتے ہیں کچے آم بعض امراض میں نقصان دیتے ہیں۔ اس دنیا میں بامقصد زندگی گزارنے کے لئے قرآن حکیم نے ہر شعبہ حیات میں راہ نمائی دی ہے۔ اور انسان کے جسم وصحت کے لئے بھی بڑی واضح اور نہایت صریح ہدایات دی ہیں۔

اگر اس نعمت عظیم کو ضرورت سے زیادہ استعمال کریں اور حد اعتدال کو نظر انداز کریں تو یہ خون میں حدت پیدا کرتا ہے جس سے بعض لوگوں کو منہ میں چھالے سے ہو جاتے ہیں۔ یا پھر پھوڑے پھنسیاں نکل آتے ہیں۔

پکے ہوئے' تخمی آم کا رس چوسا جاتا ہے اور قلمی آم کو عام طور پر تراش کر استعمال کیا جاتا ہے۔ پکا ہوا آم خواہ وہ قلمی ہو یا تخمی فوائد کے اعتبار سے بہتر ہوتا ہے۔ پکا ہوا آم میٹھا ہونے کے ناطے پیٹ میں گرانی پیدا نہیں کرتا اور زود ہضم ہونے کے سبب جلد جزو بدن بن جاتا ہے۔ پکا ہوا میٹھا آم تاثر کے لحاظ سے گرم خشک ہوتا ہے۔ اس لئے آم کھانے کے بعد پانی ملا ہوا دودھ (کچی لسی) پینے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ اس طریقے سے استعمال کرنے سے بدن فربہ نہیں ہوتا۔ جسم میں تازگی آتی ہیں۔ معدہ' مثانہ اور گردہ کو قوت ملتی ہے اور اعضائے رئیسہ کو قوت پہنچتی ہے۔ آم جتنا میٹھا ہوگا اتنا ہی گرم ہوگا جتنی زیادہ ترشی والا ہوگا اتنا ہی کم گرم ہوگا۔ آم اپنے اندر نشاستہ دار شکری اجزا رکھتا ہے جس سے بدن فربہ ہوتا ہے۔ قبض کشا ہونے کی وجہ سے اجابت بافراغت ہوتی ہے۔ اعصابی نظام کو طاقت بخشتا ہے۔ جدید تحقیقات مظہر ہے کہ آم میں دوسرے پھلوں کے مقابلے میں زیادہ تغذیہ بخش اجزا ہیں۔ اور حیاتین (وٹامنز اے) اور سی اس میں کثیر مقدار میں ہیں۔ یہاں تک کہ سیب اور سنگترے سے زیادہ حیاتین ہوتے ہیں۔ کچا آم مزاج کے اعتبار سے ٹھنڈا ہوتا ہے۔ کچا آم دوائی کی افادیت رکھتا ہے۔ بھوک لگاتا اور صفرا کو کم کرتا ہے۔ موسمی تقاضوں کو بھی باحسن پورا کرتا ہے۔ موسم گرما میں لو لگنے کا خدشہ رہتا ہے یہ لو سے بچاتا ہے۔ البتہ نزلہ زکام اور کھانسی والے حضرات کے لئے ہر قسم کا آم مضر ہے۔

پکا آم جسم میں صلاحیت عمل و توانائی بخشتا ہے جگر معدہ' سینہ پھیپھڑوں دل و دماغ کو طاقت بخشتا ہے۔ خالی معدہ آم کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ کھانے کے بعد دودھ کی پتلی لسی پینی چاہئے۔ اس طرح کھل کر پیشاب ہو جانے سے طبیعت ہلکی پھلکی محسوس ہوتی ہے۔ بعض لوگ آم کھا کر خود کو بوجھل محسوس کرتے ہیں۔ ایسے حضرات کو چاہئے کہ آم کے بعد جامن کے چند دانے کھالیا کریں۔ کیونکہ یہ آم کا مصلح بھی ہیں۔

آم کھانے کے بعد لسی کے استعمال سے اس کے فوائد بڑھ جاتے ہیں۔ آم کی گرمی خشکی زائل ہو جاتی ہے۔ آم تمام عمر کے لوگوں کے لئے مفید ہے۔

طبی فوائد

موسم گرما میں زیادہ گرمی میں نکلنے سے لو لگ جاتی ہے ایسے میں بخار شدت کا ہوتا ہے یہاں تک کہ آنکھیں سرخ ہوتی ہیں ایسے میں لو کی مضرت رسانیوں کو ختم کرنے کے لئے کچا آم لے کر اس کو گرم راکھ میں تھوڑی دیر کے لئے دبا دیں نرم ہونے پر نکال کر اس کا رس نکال کر ٹھنڈے پانی میں چینی کے ساتھ ملا کر دیں جگر اور لو کی گرمی کے لئے تریاق کا کام دے گا۔ گنجے پن کے لئے آم کا یہ نسخہ کامیاب ہے۔

آم کا اچار جتنا پرانا ہو مناسب ہے کم از کم ایک سال پرانا ہو اس کا تیل گنج کے مقام پر لگائیں چند دنوں میں مفید نتائج سامنے آئیں گے بال چر میں بھی مفید ہے۔

اس کے علاوہ منہ کی بو آم کی پتلی ڈالی کی لکڑی سے روزانہ مسواک کرنے سے منہ کی بدبو جاتی رہتی ہے۔ دانت صاف چمکدار ہو جاتے ہیں۔ جریان' بندش پیشاب اور ذیابیطس کے لئے اور بال سفید ہونے میں نہایت مفید ہے۔ جن لوگوں کے بال سفید ہو رہے ہیں ان کے لئے آم کے پتے اور شاخیں خشک کر کے باریک پیس لیں چند یوم کے استعمال سے مفید نتائج سامنے آئیں گے۔

الغرض آم بے پناہ شفائی اثرات رکھتا ہے۔ اور غذا کی تاثیر کے ناطے پھلوں کا بادشاہ کہلاتا ہے۔ اس لئے اس سے بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔

(ماہنامہ مجلہ طبیہ لاہور۔ مئی 2001ء)

قبرص

جغرافیائی حیثیت: ترکی کے ساحل سے تقریباً 80 کلومیٹر جنوب میں اور سیریا سے تقریباً 97 کلومیٹر مغرب میں واقع قبرص ایک جزیرہ ہے جس کا رقبہ 9251 کلومیٹر (3700 مربع میل) ہے۔ بحیرہ روم میں واقع سسلی اور سارڈینیا کے بعد یہ تیسرا سب سے بڑا جزیرہ ہے۔

قبرص کی ارضی خدوخال میں خاصی رنگارنگی پائی جاتی ہے۔ ملک کے جنوب مغربی حصے میں ترودوس پہاڑ Mr.Troodos پھیلا ہوا ہے۔ جس کی سب سے بلند چوٹی سطح سمندر سے 1951 میٹر (6440 فٹ) اونچی ہے۔ ترودوس کا پہاڑی سلسلہ گھنے جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے۔

آب و ہوا: یہاں گرمی کا موسم (مئی تا ستمبر) کافی گرم رہتا ہے۔ دن کا درجہ حرارت بسا اوقات 30 ڈگری سینٹی گریڈ کو پار کر جاتا ہے راتیں البتہ خوشگوار ہوتی ہیں۔ سردی کا موسم سرد مرطوب رہتا ہے جنوری کا اوسط درجہ حرارت 15 ڈگری سینٹی گریڈ کے آس پاس رہتا ہے۔ لیکن ملک کے اندرونی بلند علاقوں میں درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے ہو جاتا ہے۔

آبادی: یہاں کی بیشتر آبادی یونانی. ترکی اور آرمینیائی نسل سے تعلق رکھتی ہے۔ عیسائی اور اسلام مذہب کی ماننے والی آبادی بالترتیب 77 اور 20 فیصد ہے۔ سرکاری زبان یونانی اور ترکی ہے۔ انگریزی بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

اہم فصلیں: یوں تو قبرص کا تقریباً پچاس فیصد حصہ قابل کاشت ہے تاہم فصلیں صرف آٹھ فیصد رقبے پر بوئی جاتی ہیں۔ ملک کے دس فیصد رقبے پر چراگاہ اور بیس فیصد رقبے پر جنگلات ہیں۔ قبرص کے زرخیز میدانوں اور وادیوں میں گیہوں. جو. جئی. آلو. چقندر. سبزیاں اور چارہ کی فصلیں اگائی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں انگور. سنترے. موسمی. لیموں. مالٹا. انجیر اور زیتون کے باغیچے کثرت سے دیکھے جاسکتے ہیں۔

معدنیات: میں تانبہ. پائیرائٹ. ایس بیسٹس. جپسم. سنگ مرمر. نمک اور برتن بنانے کی مٹی قابل ذکر ہیں۔ بنیادی معدنیات (لوہا اور کوئلہ وغیرہ) کی کمی کے سبب یہاں بھاری کارخانے نہیں لگائے جاسکے ہیں۔ سوتی. اونی اور ریشمی کپڑا تیار کرنا. جوتے بنانا. چمڑے کا سامان اور لباس تیار کرنا. مشروبات کشید کرنا. چھوٹی مشینیں. بجلی کا سامان اور عمارتیں تعمیر کرنا قبرص کی خاص صنعتیں ہیں۔

نکوسیا کے بین الاقوامی ہوائی اڈے لرناکا سے انقرہ. ایتھنس. بیروت. لندن اور تل ابیب کو پروازیں جاتی ہیں۔ ملک کے شمال سے جنوب اور جنوب سے شمال کی طرف جانے کے لئے سرکاری اجازت لینی پڑتی ہے۔ قبرص میں پتھر کے زمانے کے آثار قدیمہ اور دیگر تاریخی مقامات کو دیکھنے کے لئے ہزار سیاح دنیا بھر کے ملکوں سے یہاں آتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 4

نے دی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام جلد اول حصہ دہم میں (جو 1957ء میں چھپی ہے) اس مسجد کا فوٹو محفوظ کر دیا ہے۔ جس کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ قدیم اسلامی فن تعمیر میں چھ کونی ستاروں کا استعمال کس درجہ کثرت اور وسعت سے ہوتا تھا۔ کیونکہ اس کے پرشکوہ گنبد میں نہ صرف بڑے بڑے چھ کونی ستارے صاف نظر آتے ہیں۔ بلکہ ان کے نیچے اس طرز کے ستاروں کی ایک لمبی قطار ہے جو مسجد کے محرابی دروازہ کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک چلی جاتی ہے۔ یہ قطار تقریباً تین چھ کونی ستاروں پر مشتمل ہے۔

جامع احمد بن طولون مصر

احمد بن طولون مصر کا ایک نہایت بہادر. منصف مزاج مردم شناس اور فیاض فرمانروا گزرا ہے۔ اس مسلمان سربراہ مملکت نے 857,58ء میں پندرہ لاکھ روپیہ کے صرف سے قاہرہ کے اندر ایک شاندار مسجد تعمیر کرائی جو اب تک موجود ہے۔ اور دنیائے اسلام کی تیسری بڑی مسجد سمجھی جاتی ہے۔

(اسلامی انسائیکلوپیڈیا۔ ناشر فیروز سنز ص 85 سفرنامہ حج وزیارت از مولانا عبدالصمد صارم ص 115 و نوائے وقت 22/اپریل 76ء ص 8)

مسٹر کے اے سی کریسوال (K.A.C.CRESWELL) نے اپنی مشہور ومعروف کتاب "قدیم مسلم فن تعمیر" (EARLY MUSLIM ARCHITECTURE) میں اس عظیم الشان مسجد کا فوٹو دیا ہے۔ جس پر طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے جب ہم اس کی بائیں جانب سے چھٹی کھڑکی پہ پہنچتے ہیں تو ہمیں چھ کونی ستارا پوری شان سے دکھائی دیتا ہے۔

مسٹر کریسول کے علاوہ ایک اور مغربی ماہر فن تعمیر موتھر بیل نے اپنی کتاب "PALACE AND MOSQUE" کی پلیٹ نمبر 89 میں مسجد کا جو منظر پیش کیا ہے۔ اس میں بھی مندرجہ بالا ستارے کی جھلک بالکل نمایاں ہے۔ مندرجہ بالا دونوں کتابیں پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے شعبہ انگریزی میں موجود ہیں۔

جاری ہے

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

☆ مکرم چوہدری نذر محمد صاحب ولد تاج دین صاحب آف اورحماں ضلع سرگودھا حال ربوہ 24 جولائی 2001ء بروز منگل صبح 2 بجے بعمر 80 سال اس دار فانی سے رحلت کر کے اپنے مولائے حقیقی سے جاملے مرحوم کی نماز جنازہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بعد نماز ظہر پڑھائی۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید نے دعا کروائی۔

مرحوم پر جوش داعی الی اللہ تھے اور 1984ء میں کلمہ طیبہ کے کیس میں اسیر راہ مولیٰ کے طور پر چند ماہ جیل کی صعوبتیں برداشت کیں۔ خلافت احمدیہ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے اور امام وقت کی ہر تحریک میں نہایت اخلاص و محبت سے حصہ لیتے تھے۔ مہمان نواز تھے۔ مرکزی مہمانوں کی مہمان نوازی کر کے بہت خوش ہوتے تھے مرحوم نے اپنے دو بیٹوں کی زندگیاں وقف کیں ایک بیٹے مکرم محمود احمد منیب صاحب بطور مربی سلسلہ (دعوت الی اللہ) خدمت کر رہے ہیں اور دوسرا بیٹا مسعود احمد مقصود دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمت دین کی توفیق پا رہا ہے۔ بیماری کے ان آخری چند ماہ میں مرحوم کے سب سے چھوٹے بیٹے مسعود احمد مقصود اور ان کی اہلیہ محترمہ امۃ الہادی صاحبہ کو بہت زیادہ خدمت کی توفیق ملی اللہ تعالیٰ ان کو جزا عطا فرمائے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت و ستاری کی چادر میں لے کر اپنی رضا و خوشنودی کی جنتوں میں داخل فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کی نیکیوں کو قائم رکھنے بلکہ آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

دورہ نمائندہ الفضل

☆ ادارہ الفضل مکرم منور احمد جچہ صاحب کو ضلع ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، راجن پور میں مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے بھیج رہا ہے۔

(1) توسیع اشاعت برائے الفضل

(2) چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی

احباب جماعت کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل)

☆☆☆

بقیہ صفحہ 1

فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئیں۔ 2 طالبات نے 88 فی صد سے بھی زائد نمبر حاصل کئے۔ 9 طالبات نے 80 فی صد سے زائد۔ 11 نے 70 فی صد سے زائد۔ جبکہ 2 طالبات نے 68-67 فی صد نمبر حاصل کئے۔ پوزیشنز درج ذیل ہیں۔

1۔ شگفتہ انجم بنت مکرم محمد رفیق چوہدری صاحب حاصل کردہ نمبر 753 فرسٹ

2۔ نادیہ خلیل بنت مکرم خلیل محمد خان صاحب 752 سیکنڈ

3۔ عائشہ ماہم بنت مکرم عبدالمتین جنجوعہ صاحب 743 تھرڈ

بوائز سیکشن کا نتیجہ

کل 75 طلباء امتحان میں شریک ہوئے۔ 71 طلباء کامیاب ہوئے۔ نتیجہ 95 فی صد رہا۔ 80 فی صد نمبر حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد 13 ہے۔ 70 سے 80 فی صد نمبر حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد 24 ہے۔ 59 طلباء فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ سیکنڈ ڈویژن (50 تا 60 فی صد نمبر حاصل کر کے) کامیاب ہونے والے طلباء کی تعداد 12 ہے۔ 3 طلباء کی کمپارٹمنٹ آئی جبکہ ایک طالب علم ناگزیر حالات کی بناء پر امتحان نہ دے سکا۔ پوزیشنز درج ذیل ہیں۔

1۔ ظفر احمد بھٹی ولد مکرم عبدالرؤف بھٹی صاحب حاصل کردہ نمبر 745 فرسٹ

2۔ عثمان احمد وقاص ولد مکرم نعمت اللہ صاحب حاصل کردہ نمبر 737 سیکنڈ

3۔ ظہیر احمد منصور ولد مکرم نصیر احمد شاہد صاحب حاصل کردہ نمبر 733 تھرڈ

احباب کی خدمت میں آئندہ مزید شاندار کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

بقیہ صفحہ 2

علاقوں کی جانب واپس روانہ ہونے شروع ہو گئے۔

ذرائع ابلاغ

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے سیمینار کے انعقاد کے سلسلہ میں اعلانات ریڈیو نیشنل گنی بساؤ اور ریڈیو بافاتا کے ذریعہ متعدد بار نشر ہوئے۔ اسی طرح سیمینار کے افتتاح کی خبر مع مکرم امیر صاحب کے انٹرویو ریڈیو نیشنل نے اپنی قومی خبروں میں نشر کی۔ اسی طرح سیمینار کے اختتام کی خبر بھی ریڈیو نیشنل سے نشر ہوئی۔

فرائض تدریس

سیمینار کے دوران مرکزی مربیان سلسلہ اور مقامی معلمین نے تدریس کے فرائض انجام دیئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 29 جون 2001ء)

خبریں

ربوہ: 25 جولائی گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 21 زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

جمعرات 26 جولائی۔ غروب آفتاب: 7-12

جمعہ 27 جولائی۔ طلوع فجر: 3-44

جمعہ 27 جولائی - طلوع آفتاب: 5-18

پنجاب بھر میں طوفانی بارش راولپنڈی اسلام آباد کے بعد لاہور سمیت پنجاب کے مختلف حصوں میں طوفانی بارش نے تباہی مچادی۔ متعدد مکان گر گئے نشیبی بستیاں زیر آب آگئیں۔ موسلادھار بارشوں کے باعث دریائے سندھ، چناب، کابل اور جہلم میں پانی کے بہاؤ میں بے پناہ اضافہ ہو گیا۔ تربیلا ڈیم میں پانی کی سطح ایک دن میں 5 فٹ بلند ہو گئی۔

سکندر حیات وزیر اعظم آزاد کشمیر کل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے رہنما سردار سکندر حیات کو آزاد کشمیر کا نیا وزیر اعظم منتخب کر لیا گیا۔ صدر آزاد کشمیر سردار محمد ابراہیم خان نے ان سے ایک خصوصی تقریب میں حلف لیا۔ آزاد کشمیر اسمبلی کے نومنتخب ارکان نے حلف اٹھایا جس کے بعد سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے انتخاب عمل میں آئے۔

مفاہمت کو آگے بڑھائیں گے بھارتی وزیر اعظم واجپائی نے کہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ امن کی کوششیں جاری رہیں گی اور کشمیر میں سرحد پار دہشت گردی کو کچل دیا جائے گا۔ وہ پارلیمنٹ میں آگرہ سربراہ مذاکرات کی ناکامی پر بیان دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بھارت میں سربراہ مذاکرات کے دوران کسی حد تک مفاہمت ہو گئی تھی تاہم وہ مشترکہ بیان پر راضی نہیں ہو سکتے تھے۔ ہم اس مفاہمت کو مزید شعبوں میں آگے بڑھائیں گے۔

تیز رفتار ویگن کو حادثہ 13 جاں بحق خوشاب راولپنڈی روڈ پر کٹھہ سگھرال کی پہاڑیوں میں ایک تیز رفتار ویگن گہری کھائی میں گر جانے سے 13 پی ٹی سی معلمات جاں بحق اور تین شدید زخمی ہو گئیں۔ جبکہ ویگن کا ڈرائیور اور کنڈیکٹر بھی شدید زخمی ہوئے۔ زخمیوں کو فوری طور پر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جوہر آباد میں داخل کرا دیا گیا۔

مجاہدین کے خلاف بڑا آپریشن آگرہ مذاکرات کی ناکامی کے بعد اب بھارتی حکومت مقبوضہ کشمیر سے متعلق اپنی پالیسی میں بنیادی تبدیلی لا رہی ہے اور اس سلسلے میں اسے خود مختاری دینے کے بارے میں انتظامیہ سے مذاکرات شروع کرنے پر غور کر رہی ہے۔ ہندوستان ٹائمز کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ حکومت بھارتی آئین کے دائرے میں کشمیر کا تنازعہ حل کرنے پر غور کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں امرناتھ یاترا ختم ہوتے ہی مجاہدین کے خلاف بڑا آپریشن شروع کر دیا جائے گا اور مزید بھارتی فوج مقبوضہ کشمیر بھیجنے کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔

مصیبت زدگان کی بحالی کا کام ملک کے معروف سیاستدانوں نے صوبہ پنجاب اور صوبہ سرحد میں طوفان سے ہونے والی تباہی اور سینکڑوں افراد کی ہلاکت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ اور اپنے بیانات میں کہا ہے کہ طوفانی بارشیں آسمانی آفت ہے متاثرین اور مصیبت زدگان کی ہر ممکن امداد کا کام فوری طور پر شروع کیا جائے۔

نالہ لئی سے مزید 11 لاشیں برآمد راولپنڈی اسلام آباد میں ہونے والی خوفناک بارش کے نتیجے میں مرنے والوں کی تعداد 56 ہو گئی ہے۔ نالہ لئی اور اسلام آباد سے مزید 11 لاشیں برآمد ہوئیں۔ یہ نعشیں چمن زار کالونی، گوالمنڈی، درائے سواں اور کورنگ نالے وغیرہ سے برآمد ہوئیں مصدقہ اطلاعات کے مطابق اسلام آباد کی کچی آبادیوں میں سے 9- افراد ابھی تک لاپتہ ہیں۔

بھارت کے خلاف پابندیاں اٹھانے کا اشارہ جنوبی ایشیا کے امور سے متعلق امریکہ کی نائب وزیر خارجہ کرسٹینا روکا نے بھارت کے خلاف پابندیاں اٹھانے کا اشارہ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پابندیوں کے خاتمے سے بھارت اور امریکہ کے دو طرفہ تعلقات مزید مستحکم ہوں گے انہوں نے کہا کہ بش انتظامیہ بھارت کے ساتھ مضبوط تعلقات کی خواہاں ہے اور پابندیوں سے متعلق پالیسی کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

حکومتی اصلاحات کے ثمرات عالمی بینک نے پاکستان کے سیاسی اور معاشرتی حالات سے متعلق مختلف خطرات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت نے حکومتی اداروں میں بڑے پیمانے پر اصلاحات کی ہیں مگر 18 ماہ کا عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک ان اصلاحات کی بنیادی اساس کے بارے میں کسی کو بھی کچھ علم نہیں ہو سکا۔ عالمی بینک نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی کا منصوبہ اگر روایتی سیاسی اور طاقتور گروپوں کے ہاتھوں میں آ گیا تو یہ نظام ناکام ہو جائے گا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کو اس وقت چار بڑے خطرات کا سامنا ہے۔ جن سے بچنا ناگزیر ہے۔

بھارت امریکہ تعلقات پر کوئی اعتراض نہیں وزیر اعظم عبدالستار نے کہا ہے کہ بھارت امریکہ تعلقات پاکستانی مفادات کے خلاف نہ ہوں تو ہمارے لئے یہ بات تشویش نہیں۔ نہ ہی ہمیں اس پر کوئی اعتراض ہونا چاہئے۔ کیونکہ جب ہم خود بھارت کے ساتھ اچھے تعلقات چاہتے ہیں تو کسی تیسرے ملک کے ساتھ اس

کے تعلقات پر اعتراض کیوں کریں گے۔

تاملوں نے بین الاقوامی اڈے اڑا دیئے

تامل چھاپا ماروں کے خودکش دستے نے سری لنکا کی فضائیہ کے بڑے اڈے اور کولمبو کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر بڑا حملہ کرتے ہوئے درجنوں لڑاکا اور مسافر طیارے تباہ کر دیئے۔ اڈوں کے اسلحہ کے ڈپو اور ایندھن کے ٹینکوں کو بھی دھماکوں سے اڑا کر سری لنکا کی فوجی قوت پر کاری وار کیا گیا۔ تامل چھاپہ ماروں کے اس حملے کے بعد دونوں ہوائی اڈے بند کر دیئے گئے اور تمام بین الاقوامی پروازوں کا رخ بھارت کی جانب موڑ دیا گیا۔ تامل چھاپہ ماروں کے حملوں میں تباہ ہونے والے طیاروں میں سری لنکا کی قومی فضائی کمپنی کے پانچ ائربس طیاروں، فضائیہ کے 8 لڑاکا طیاروں کے علاوہ ایک گن شپ ہیلی کاپٹر بھی شامل ہے۔

راولپنڈی میں اربوں کا نقصان

راولپنڈی میں ہونے والی تباہی کے بعد متاثرہ لوگوں کی آبادکاری میں کم وبیش ایک ماہ کا عرصہ صرف ہوگا۔ اس بارے میں متاثرہ لوگوں نے مطالبہ کیا ہے کہ راولپنڈی کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے اور صدر مملکت جنرل مشرف متاثرہ علاقے کا دورہ کریں اور تباہی کا شکار ہونے والے افراد کو امداد دیں۔ شہریوں نے کہا ہے کہ گورنر کی طرف سے 10 لاکھ روپے امداد کا اعلان اونٹ کے منہ سے میں زیرہ کے مترادف ہے۔

جاپان سے ساری فوج نہیں بلا سکتے امریکی

وزیر خارجہ نے جاپانی وزیر اعظم سے ملاقات کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم جاپانی وزیر اعظم کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے جاپان کے صوبے اوکیناوا میں تعینات فوج میں کمی کی کوشش کریں گے لیکن مکمل انخلاء جاپان کے لئے نقصان دہ ہے۔ تاہم اس بات کا جائزہ لے رہے ہیں کہ تعینات فوج میں کس قدر کمی کی جائے اور اس کا طریق کار کیا ہوگا۔؟

مقبوضہ کشمیر میں 15 ہندو قتل

مقبوضہ کشمیر میں نامعلوم حملہ آوروں نے 15 ہندوؤں کو قتل، 5 زخمی اور 5 کو اغوا کر لیا۔ تفصیلات کے مطابق ضلع ڈوڈہ کے ایک دور افتادہ گاؤں پدار میں حملہ آور رات کے وقت آئے، ہندو مردوں کو گھسیٹتے ہوئے گھروں سے لے گئے۔ بعد ازاں انہیں چاروں طرف سے گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔

کنٹرول لائن اور ورکنگ باؤنڈری پر فائرنگ

بھارتی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان فوج کی فائرنگ کے دوران کشمیری مجاہدین نے اکھنور سیکٹر کے پالان والا سب سیکٹر میں بھی بھارتی فوج کی اگلی پوسٹ پر حملہ کیا اس دوران ہونے والی جھڑپ میں بھارتی فوج کے ایک میجر سمیت چار فوجی زخمی ہو گئے۔

آسامیاں خالی ہیں

1- سیلز مین 10 آدمی عمر 25 تا 35 سال ہو
2 - اکاؤنٹنٹ 2 آدمی عمر 25 تا 35 سال ہو
3- سپروائزر کسی صنعتی ادارے کا تجربہ کار ہو عمر 25 تا 35 سال ہو
4 - ڈرائیور تعلیم میٹرک عمر 25 تا 35 سال ہو۔

انٹرویو کے لئے اتوار کے علاوہ کسی بھی دن ایک بجے کے بعد تشریف لائیں۔

پتہ: میاں بھائی (پٹہ کمانی فیکٹری) گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور فون 16-7932514 فیکس 7932517

ہاضمے کا لذیذ چورن

تریاق معدہ

پیٹ درد بدہضمی اپھارہ کے لئے کھانا ہضم کرتا ہے۔ ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا

(رجسٹرڈ)

تیار کردہ: ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

Ph:04524-212434 Fax:213966

☆ **خوشخبری** ☆

I- ربوہ میں پہلی بار خالص کنولہ کوکنگ آئل کا ڈپو
II- خوش ذائقہ وزود ہضم اور کولیسٹرول سے پاک۔ بلڈ پریشر اور دل کے مریضوں کے لئے نایاب تحفہ

قیمت صرف -/46 روپے فی لیٹر

رابطہ: سمیع اللہ باجوہ - عمر مارکیٹ نزد روف بکڈپو ربوہ
فون نمبر PP-212297

شربت فولاد قیمت -/45 روپے

خون کی کمی و کمزوری کے لئے

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون 211538